

EMBARGOED FOR RELEASE
U.S. Eastern Time:
2:00 p.m., Thursday, 16 November 2006

CONTACT: Natasha Pinol
+1-202-326-7088
npinol@aaas.org

سائنسی مطالعے ہندوستان میں پولیو کی مضبوط گرفت کی وضاحت کرتے ہیں،
اور مشورہ دیتے ہیں کہ ویکسین کی تبدیلی سے اس کا خاتمہ ہوسکتا ہے

نئی تحقیقات اس بات کی وضاحت کرنے میں معاون ہیں کہ بڑے پیمانے پر ٹیکہ کاری کی کوششوں اور اس جنگ میں ایک بار وائرس کو برا کر ہمیشہ کے لئے ختم کردینے کی امیدوں کے باوجود ہندوستان میں پولیو بدستور کیوں موجود ہے۔ یہ مطالعہ، جس کے مصنفین میں کچھ ایسے ماہرین شامل ہیں جو عالمی پیمانے پر پولیو کو ختم کرنے کی کوششوں میں پیش پیش رہے ہیں، سائنس نامی جریدے کے 17 نومبر کے شمارے میں شائع ہوا ہے، جسے ایک غیر منفعتی سائنس سوسائٹی، AAAS شائع کرتی ہے۔

پولیو ایک انتہائی متعدی بیماری ہے جو بنیادی طور پر تین سال سے کم عمر کے بچوں کو متاثر کرتا ہے۔ پولیو کے کچھ معاملات میں فالج بھی ہوجاتا ہے، تاہم یہ عام طور پر مستقل اور جان لیوا بھی ہوسکتا ہے۔

امپیریل کالج لندن کے نکولاس گراسلی اور ان کے رفیق کارنہ ہندوستان میں فالج کے شکار بچوں کے رپورٹوں کا تجزیہ کیا، جسے 1997 سے جمع کیا گیا تھا، اور انہوں نے اس بات کے تعین کے لئے ایک کمپیوٹر ماڈل تیار کیا کہ ملک میں پولیو کی لگاتار موجودگی کے لئے کون سے حالات سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔

تحقیق کاروں کی رپورٹ کے مطابق، اتر پردیش اور بہار جیسی پسماندہ ریاستوں میں، جہاں سے ہندوستان میں موجودہ پولیو کی وبا پیدا ہوئی، صفائی اور حفظان صحت کی خراب صورتحال اور آبادی کی کثرت، وائرس کے خاتمے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان حالات نے اسے اور خراب کر دیا ہے: اس کی وجہ سے پولیو کے وائرس کے لئے پھیلنا آسان ہو گیا ہے، اور ان کے سبب ویکسین کی افادیت کم ہو گئی ہے۔

تحقیق کاروں نے بتایا کہ، تین قسموں کے پولیو وائرس میں سے ہر ایک کی کمزور کردہ قسم پر مشتمل ویکسین کے معیاری "ٹریویلیٹ" شکل کے بجائے، مخصوص قسم کے "مونوویلیٹ" ویکسین کے استعمال سے ان رکاوٹوں پر قابو پایا جاسکے گا اور ویکسین کی افادیت اس حد تک بڑھ جائے گی کہ ہندوستان میں تیز رفتاری سے پولیو کا خاتمہ ممکن ہوسکے گا۔ ہندوستان نے 2005 میں مونوویلیٹ ویکسین کو متعارف کرانا شروع کر دیا۔

گراسلی نے کہا کہ "اس علاقے کے والدین اور سرکاری اہلکاروں کے ذریعہ کیا جانے والا سوال ہے کہ 'اس قدر ویکسین دینے کے بعد بھی، پولیو ابھی تک کیوں موجود ہے؟' ہمارے دستاویزات بتاتے ہیں کہ ہم اس لئے ابھی تک ہندوستان میں پولیو کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ وہاں کے حالات نے معیاری ٹریویلیٹ ویکسین کو پوری طرح کام نہیں کر دیا، لیکن اس نئے ویکسین کو یہ کام مکمل کرنے کے قابل ہونا چاہئے۔

سائنس کی نائب مدیر برائے تبصرہ، باربرا جینسی نے کہا کہ "اس مطالعے نے پولیو کے خاتمے کے نشانے کو حاصل کرنے سے متعلق مباحثے میں گراں قدر تعاون دیا ہے۔" وقت بتائے گا کہ آیا پولیو کے خاتمے کے پر عزم نشانے کو حاصل کرنا ممکن ہے، تاہم ان نتائج کو آئندہ کے لئے بہتر راستوں کی تلاش سے متعلق مباحثوں کا ایک حصہ ہونا چاہئے۔

1950 کے اواخر سے ہی ٹیکہ کاری نے دنیا کے زیادہ تر حصوں میں اس بیماری کو ایک بھولی بھری یاد بنا دیا، لیکن یہ وائرس ہندوستان اور تین دیگر ممالک – نائیجریا، پاکستان اور افغانستان میں موجود ہے اور بچوں کو اپنا بچ بنا رہا ہے یا ان کے اعضا کو کمزور کر رہا ہے۔

عالمی انسداد پولیو مہم کے مطابق، 1988 میں، جب پوری دنیا کی حکومتوں نے عالمی پیمانے پر پولیو کے خاتمے کا عہد کیا تھا، اس وقت بھی یہ مرض روزانہ 1,000 بچوں کو مفلوج کر رہا تھا۔ عالمی تنظیم صحت (WHO)، UNICEF، روٹری انٹرنیشنل اور امریکی مراکز برائے انسداد امراض (یو ایس سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریونشن) اس اتحاد کے سربراہ ہیں۔ 2006 میں عالمی پیمانے پر پولیو کے لگ بھگ 1,500 معاملات کی اطلاع ملی ہے، جن میں سے زیادہ تر ان چار ممالک میں ہیں جہاں یہ بیماری ابھی عام ہے۔

گراسلی کے مطابق، ہندوستان میں لگاتار وسیع پیمانے پر ٹیکہ کاری کی مہم چل رہی ہے اور وہاں کے بچوں کو علاقائی طور پر اس وبا سے متاثر دیگر ممالک کی بہ نسبت کافی زیادہ خوراکیں دی جا رہی ہیں۔ لیکن علاقائی طور پر پولیو کے مرض کی ترسیل جاری ہے، اور اس سال معاملات میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے، جس کے سبب، خاندانوں، عوامی صحت کے کارکنان، اور سرکاری اہلکاروں میں مایوسی چھا گئی ہے۔

جبکہ سال 2000 -- جو عالمی پیمانے پر اس کے خاتمے کی مجوزہ تاریخ تھی -- آکر گذر گیا ہے تو کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ پولیو کو بالکل ہی ختم کرنا ایک غیر حقیقی نشانہ ہے۔ مثال کے طور پر سائنس کی ایک حالیہ پالیسی فورم، نے تجویز پیش کی کہ اس کے بجائے اس بیماری پر قابو پانے پر توجہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ (آئی اریٹا ایٹ ال، سائنس، 12 مئی، 2006)

گراسلی اور ان کے ساتھی مصنفین کا کہنا ہے کہ دنیا کو ہار نہیں ماننی چاہئے۔

گراسلی نے کہا کہ "ہمارا مطالعے میں ایک مثبت پیغام ہے۔ یہ ان مخصوص ریاستوں میں معیاری ٹراویلیٹ ویکسین سے متعلق مسائل کی شناخت کرتا ہے لیکن یہ مشورہ بھی دیتا ہے کہ نیا مونو ویلیٹ ویکسین کافی مؤثر ہوگا، بشرطیکہ ہر مہم کے دوران، تمام آبادیاتی ذیلی جماعتوں کے بچوں کے انتہائی اعلیٰ تناسب کو ٹیکے دیے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ "انسدادی پروگرام کافی آگے بڑھ چکا ہے، اور یہ کامیابی کے بہت قریب ہے۔ کام کو ختم کرنا بہت ضروری ہے۔ اس میں 4 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی ہے، لیکن اس کا ایک مقررہ نشانہ ہے۔ جو کہ خاتمے کا نشانہ ہے -- جو بچوں کو مفلوج ہونے سے بچانے اور ملکوں کو ایسے وسائل مہیا کرانے کا موقع فراہم کرانے سے متعلق ہے جسے وہ پولیو کے انسداد اور مرض پر قابو پانے کے دیگر پروگراموں میں خرچ کر سکیں۔

گراسلی کی ٹیم نے شمالی ہندوستان کی ریاستوں، اتر پردیش اور بہار پر توجہ مرکوز کی، جسے ملک کے ٹیکہ کاری مہم کا بھی نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ ان ریاستوں میں چھوٹی چیچک کے بھی کچھ وائرس بچے ہوئے ہیں۔

ان ریاستوں میں بچوں کو معیاری ٹریویلیٹ ویکسین کا ٹیکہ دیے جانے کی تعداد سے متعلق اپنے تخمینوں کی بنیاد پر، مصنفین نے حساب لگایا ہے کہ 2005 کے اواخر تک ان ریاستوں میں پانچ سال سے کم عمر کے صرف 74 فیصد بچوں کو ہی پولیو وائرس کے برتر قسم کے خلاف کامیابی کے ساتھ مامونیت فراہم کی جاسکی ہے۔ اس کے برعکس، ہندوستان کے باقی حصے میں اسی ویکسین کے ذریعہ 85 فیصد بچوں کو کامیابی کے ساتھ مامونیت فراہم کی گئی۔

تحقیق کاروں کے مطابق، اتر پردیش اور بہار میں ٹراویلیٹ ویکسین کی کمتر افادیت کی وجہ صفائی اور حفظان صحت کی کمی اور بھیڑ بھاڑ والی رہائشی صورتحال ہے۔ پولیو وائرس خاص طور پر متاثر فرد کے پانچانے کے ذریعہ نکلتا ہے اور لوگوں کے ذریعہ آلودہ کھانا کھانے یا پانی پینے سے پھیلتا ہے۔ ان حالات میں کسی بچے کو دوسری تعدیوں اور ڈائریا کا بھی غالب امکان ہوتا ہے، جس کے سبب ویکسین کے مفید طریقے سے کام کرنے میں رکاوٹ آسکتی ہے۔ لہذا یہ بجا طور پر ان علاقوں میں ہے جہاں پولیو کی ترسیل کے حالات سازگار ہیں اور ویکسین کی افادیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

مصنف کی رپورٹ کے مطابق ابھی ہندوستان میں پولیو کی قسم 1 کا وائرس سب سے زیادہ فعال ہے، جس کے لئے معیاری ٹریویلیٹ ویکسین کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹریویلیٹ ویکسین کا استعمال خاص طور پر اس وقت کیا جاتا ہے جب آبادی میں وسیع

پیمانے پر ایک سے زیادہ قسم کے وائرس ہوں۔ تاہم، ویکسین کے کمزور کردہ اقسام جسم کے اندر ایک دوسرے سے متعامل ہوسکتے ہیں جس کے سبب ایک قسم سے مامونیت پیدا ہوجاتی ہے جبکہ دوسرے کے لئے نہیں۔

گراسلی اور ان کے رفقاء اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ، مونووہیلینٹ ویکسین کا استعمال کر کے ٹیکہ کاری کے لئے احتیاط کے ساتھ تیار کردہ حکمت عملی سے ٹیکہ کاری کی افادیت میں اضافہ ہوگا، جس سے ہندوستان میں پولیو کا خاتمہ ہوسکے گا۔

گراسلی کا کہنا ہے کہ " ویکسین کی افادیت میں کچھ نمبروں کے اضافے سے مونووہیلینٹ ویکسین کی حکمت عملی کو وسعت دینے اور جاری رکھنے کے لئے واضح بنیاد حاصل ہوتی ہے۔

مرض سے متاثر ممالک میں انسداد کے راستے کی رکاوٹیں مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر افغانستان کے کچھ علاقوں میں، جہاں پرتشدد تصادم ہوتے رہتے ہیں، صحت سے متعلق کارکنان کو ٹیکہ کاری کے لئے بچوں تک پہنچنے کے واسطے افہام و تفہیم کے ذریعہ جنگ بندی کا انتظار کرنا ہوتا ہے۔

###

ڈاکٹر گراسلی کے ساتھی مصنفین، لندن، یو کے میں واقع امپیریل کالج لندن کے کرسٹوف فراز، نئی دہلی، ہندوستان میں عالمی تنظیم صحت کی جانب سے پولیو کی قومی نگرانی کے منصوبے سے جے وینگر؛ ممبئی ہندوستان کے، انٹرو وائرس ریسرچ سینٹر کے جگدیش ایم دیش پانڈے؛ اور عالمی تنظیم صحت کے عالمی انسداد پولیو مہم، جینوا، سوئٹزرلینڈ سے رولینڈ سٹر، ڈیوڈ ہی مین اور آر بروس ایلوارد ہیں۔ اس مطالعے کے لئے سرمایہ رائل سوسائٹی ریسرچ فیلوشپس نے فراہم کیا تھا۔

امریکن ایسوسی ایشن فار ایڈوانسمنٹ ان سائنس (AAAS) دنیا کی سب سے بڑی عمومی سائنٹیفک سوسائٹی، اور سائنس نامی جریدے کی ناشر ہے (www.sciencemag.org)۔ AAAS کا قیام 1848 میں ہوا تھا، اور اس سے 262 سائنسی انجمنیں اور ادارے ملحق ہیں، جس میں افراد کی تعداد 10 ملین کے قریب ہے۔ سائنس دنیا میں کسی بھی ہم عصر عمومی سائنسی جریدے کے مقابلے سب سے زیادہ فروخت ہونے والا جریدہ ہے، جس کے قارئین کی تعداد لگ بھگ 1 ملین ہے۔ غیر منفعتی AAAS (www.aaas.org) پر ایک کے لئے کھلا ہے اور سائنسی پالیسیوں میں پیش قدمی؛ بین الاقوامی پروگراموں؛ سائنس کی تعلیم؛ اور مزید بہت کچھ کے ذریعہ "سائنس کی ترقی اور معاشرے کی خدمت" کے اپنے مشن کو پورا کر رہا ہے۔ تازہ ترین تحقیقی خبروں کے لئے AAAS کے ذریعہ پیش کردہ، سائنسی خبروں کے سرکردہ ویب سائٹ، یوریک الرٹ پر لاگ آن کریں!

- www.eurekaalert.org